© rasailojaraid.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت انس مدینہ طیبہ کے رہنے والے ہیں، ان کی کنیت ابوحمزہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھی تھی۔ والد کا نام مالک اور دادا کا نام نضر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خزرجی انصاریوں میں سے ہیں یعنی مدینہ طیبہ کے اہل کتاب کے علاوہ دو مشہور قبیلوں اوس اور خزرج میں سے قبیلہ خزرج کے ایک صاحب خصوصیات اور ہونہار فرزند ہیں۔ پیار میں ان کی والدہ اُنھیں "انیس" کہا کرتی تھیں۔ اُن کے والد مالک بن نضر کا انتقال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل ہی بحالت شرک ہو گیا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر یثرب (مدینہ) کو رونق بخشی ہے تو حضرت انس یتیم تھے اور دس سال کی عمر تھی، آپ کی بیوہ والدہ حضرت اُم سلیم ہیں، جنھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لاتے ہی اسلام قبول کر لیا تھا حضرت انس بھی انھیں کے ساتھ مسلمان ہو گئے۔

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے نوعمر لخت جگر انس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے گویا وقف کر دیا تھا، چنانچہ ہجرت کے بعد سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں پورے دس سال کے قیام کے دوران حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔

خود حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے، اس خدمت گزاری کے طویل عرصہ میں آپ نے کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا یعنی میرے کسی کام پر کوفت اور ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔ نہ کبھی یہ فرمایا کہ "یہ کیوں کیا" اور نہ یہ کہ "یہ کیوں نہ کیا......"؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس نوعمر خادم انس سے بڑی شفقت و محبت سے پیش آتے یہاں تک کہ بعض مرتبہ لڑکپن کی شوخی میں آکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے کسی کام کو انکار کر دیتے تب بھی آپ ان پر ناراض نہ ہوتے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے کسی کام کو فرمایا، میں نے شوخی سے یہ کہہ دیا کہ میں نہیں جاتا اور جی میں میرے یہی تھا کہ میں ضرور جاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، چنانچہ انکار کرنے کے باوجود میں اس کام کو چل دیا، جاتے ہوئے بازار سے گزر ہوا، وہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے میں انھیں دیکھنے لگا، اتنے میں پیچھے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ نے ہنستے ہوئے میری گدی (یعنی گردن کا پچھلا حصہ) پکڑ کر فرمایا۔ "انیس! تم وہاں گئے جہاں جانے کے لیے میں نے کہا تھا؟" حضرت انس نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ ﷺ میں جا رہا ہوں۔" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھے خوشحال اور کثیر الاولاد تھے اور یہ سب کچھ برکت تھی اس دعائے مقبول کی جو ایک مرتبہ آپ نے ان کے حق میں خصوصیت کے ساتھ فرما دی تھی۔ چنانچہ اس دعا اور اس کی قبولیت کے اثرات کا واقعہ خود حضرت انس بن مالک اپنی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ انس بن مالک حضور کا خادم ہے اس کے لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں۔" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت انس کے حق میں دعا فرمائی:

"اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ" اے اللہ اسے مال اور اولاد کثرت سے عطا فرمائیے اور جو کچھ بھی آپ اسے عطا

© rasailojaraid.com

فرمائیں اس میں برکت بھی عطا فرمائیے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان تین دعاؤں میں سے دو دعاؤں کی مقبولیت کا اثر تو میں نے دنیا ہی میں دیکھ لیا، واللہ میرے پاس مال بہت ہے اور میری اولاد آج بھی سو سے زائد ہے اور فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ تیسری دعا کا اثر آخرت میں ظاہر ہوگا۔ یعنی میرا مال، اولاد اور دولت ایمان و عمل آخرت میں میرے لیے مبارک اور نفع بخش ہوں گے۔ اپنے مال میں خیر و برکت کا ایک ممتاز کرشمہ انس بن مالکؓ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ان کا میوہ جات کا ایک باغ تھا جس میں ہر سال دو مرتبہ پھل آتے تھے حالانکہ اور باغوں میں سال بھر میں ایک ہی مرتبہ پھل آتے تھے اور ان کے باغ میں ایک پھول دار درخت تھا جن کے پھولوں میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔

حضرت انسؓ آپ کے خدام خاص میں سب سے کم عمر خادم تھے اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پیار اور شفقت کا برتاؤ بھی فرماتے تھے اور کبھی کبھی ان سے مزاح بھی فرماتے تھے چنانچہ حضرت انسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ آپ بعض اوقات مجھے "یاذاالاذنین" کے لفظ سے بلاتے یا خطاب فرماتے تھے۔ یعنی اے دو کانوں والے، جس کا بظاہر مطلب یہ ہوتا ہے کہ دو کان صرف حضرت انسؓ ہی کے ہوں گے حالانکہ ہر شخص کے دو ہی کان ہوتے ہیں اس لیے ابواسامہ جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ کو مزاحاً اس لفظ سے آواز دیتے تھے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں اول درجہ کے علماء حدیث میں اور اوسط درجہ کے فقہاء میں ہوتا تھا۔ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں آپ تبلیغ دین، اشاعت علم اور تعلیم فقہ کی غرض سے اپنے وطن مالوف مدینہ طیبہ سے بصرہ منتقل ہوگئے اور وہیں تقریباً ۶۵ سال تک درس و تدریس اور تعلیم فقہ میں مشغول رہے۔

حدیثوں میں تعداد روایات کے اعتبار سے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طبقہ اولیٰ میں سے ہیں۔ آپ نے ایک ہزار دو سو چھیاسی حدیثیں روایت کی تھیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی آپ کے واسطہ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔

اور تابعین میں سے علماء و محدثین کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جس نے آپ سے علم فقہ حاصل کیا اور حدیثیں روایت کی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمنام تین صحابی اور بھی ہیں جن میں سے ایک خود ان کے چچا انس بن النضر ہیں اور ایک انس نامی صحابی کے والد کا نام بھی آپ کے والد کے نام کے ساتھ مشترک ہے لیکن ایک تو ان کے، اور موضوع تعارف حضرت انس کے دادا کا نام مختلف ہے اور دوسرے یہ کہ دونوں کے قبیلے جدا جدا ہیں یہ خزرجی ہیں اور دوسرے انس کعبی ہیں۔

بہر حال حضرت انس بن مالک بن النضر بن ضمضم بن زید بن حرام الخزرجی الانصاری جن کے حالات سطور بالا میں ذکر کیے گئے ہیں ان کی عمر بھی زیادہ ہوئی اور اولاد بھی بہت زیادہ تھی۔ بصرہ میں وفات پانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے آپ سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں۔

۹۱ھ یا ۹۳ھ میں بصرہ ہی میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ وفات کے وقت محققین علماء کے نزدیک آپ کی عمر ایک سو تین سال تھی۔ آپ کی صلبی اولاد کی تعداد آپ کی وفات کے وقت ایک سو پچیس تھی اور اولاد کی اولاد ان کے علاوہ تھی۔ یہ سب کچھ برکت تھی اس دعاء کی جو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درخواست پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مال و اولاد میں زیادتی اور برکت کے لیے فرمادی تھی۔

ابن خلکان شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے حضرت انسؓ ان چار صحابہ میں سے ایک ہیں جن کا زمانہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے پایا ہے۔